روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
منگل 31 دسمبر 2002ء، 26 شوال 1423 ہجری- 31 فتح 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 296

جانوروں پر رحم کرو

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے جانور کے چہرے پر مارنے یا داغ لگانے سے منع فرمایا- ایک دفعہ آپؐ کو رستے میں ایک گدھا نظر آیا جس کا چہرہ داغا گیا تھا تو آپؐ نے فرمایا جس نے کسی جانور کے چہرے کو داغا یا اس کے منہ پر مارا اس کا خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں- (مسلم کتاب اللباس باب النہی عن ضرب الحیوان حدیث نمبر 3952)

ایک سفر کے دوران ایک عورت نے اپنی اونٹنی پر لعنت کی تو حضور ﷺ نے اس پر سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا- (مسلم کتاب البر والصلہ باب النہی عن لعن الدواب حدیث نمبر 4699)

اللہ تعالیٰ کی صفت رؤف کے سلسلہ مضمون کا مزید روح پرور بیان

اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب رہے گی

آنحضرتؐ کی رحمت کا فیض انسانوں کے علاوہ جانوروں کے لئے بھی جاری ہوا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 27- دسمبر 2002ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27 دسمبر 2002ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی صفت رؤف پر جاری مضمون کے تسلسل میں رحمت و رأفت کی تشریح آیت قرآنی' احادیث نبویہ' سیرۃ النبی اور سیرت حضرت مسیح موعود کے حوالے سے بیان فرمائی- اختتام خطبہ سے قبل حضور انور نے جلسہ سالانہ قادیان کے بعض کوائف احباب جماعت کے سامنے پیش فرمائے- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر ہوا-

خطبہ کے آغاز میں حضور پرنور نے سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 31 کی تلاوت کرنے کے بعد اس کا یوں ترجمہ بیان فرمایا: جس دن ہر جان جو نیکی بھی اس نے کی ہوگی اسے اپنے سامنے حاضر پائے گی اور اس بدی کو بھی جو اس نے کی ہوگی- وہ تمنا کرے گی کہ کاش اس کے اور اس بدی کے درمیان بہت دور کا فاصلہ ہوتا- اور اللہ تمہیں اپنے آپ سے خبردار کرتا ہے- حالانکہ اللہ بندوں سے بہت مہربانی سے پیش آنے والا ہے-

حضور انور نے گزشتہ مفسرین کے حوالہ سے اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے بعض امور بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ رحمت کا سلوک کرنے والا ہے اور بدیوں سے درگزر کرتا ہے اور سزا میں جلدی نہیں کرتا- اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر شفقت کرتے ہوئے انہیں ڈراتا ہے اور اپنے آپ سے ڈرانا اس کی رأفت کے نتیجہ میں ہے- حضور نے فرمایا جس طرح راستوں میں خطرہ کے جتنے اشارے ہوں اتنی احتیاط ہوتی ہے اور وہ باعث رحمت ہوتے ہیں اسی طرح قرآن کریم میں ہمیں بار بار خطرے اور احتیاط کے اشارے دے کر رحمت کا سلوک کیا گیا ہے-

رسول کریمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کرنے سے پہلے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب رہے گی- اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سو حصے ہیں اس میں سے اس نے صرف ایک حصہ دنیا میں تقسیم کیا ہے- آنحضرتؐ نے دوسرے مقام پر فرمایا جس مجلس میں ذکر الٰہی ہو رہا ہو تو فرشتے اسے گھیر لیتے ہیں اور اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے اور راستے میں چلتا ہوا مسافر بھی ستانے کیلئے اس مجلس میں بیٹھ جائے تو خدا کی رحمت کا وہ بھی وارث بن جاتا ہے- حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا کہ میانہ روی اختیار کرو- افراط تفریط سے کام نہ لو- اعمال سے جنت نہیں ملے گی بلکہ اللہ کے فضل اور رحم سے ملے گی- آنحضورؐ رحمت کی آیات پر پہنچتے تو توقف کرتے اور رحمت الٰہی طلب کرتے- آنحضرتؐ کا طریق تھا کہ آپؐ مومنوں کی ستاری کرتے اور کسی کی برائی کا ذکر اس کا نام لے کر نہ کرتے- انسانوں کے علاوہ جانوروں سے بھی رحمت کا سلوک فرماتے تھے- داغے ہوئے جانور کو دیکھا تو ناپسند فرمایا- بھوکے اونٹ کو دیکھا تو بے زبان جانور کے بارہ میں خدا سے ڈرنے کی تلقین فرمائی- جانور کو باندھ کر تیر اندازی کرنے سے منع فرمایا- بے چین پرندے کے انڈے اور چڑیا کے بچوں کو گھونسلے میں رکھنے کا حکم دیا- ذبح کے وقت چھری تیز رکھنے کا حکم دیا- چوپایوں کو لڑانے سے منع فرمایا-

حضرت مسیح موعود نے بھی جانوروں سے حسن سلوک کی تعلیم دی- اپنی تحریرات میں آنحضرتؐ کے واقعات بیان کر کے جماعت کو نصیحت کی- آپ کے ایک بچے نے طوطے کا شکار کیا تو ناپسند کیا کہ بعض جانور تو خوبصورتی کا باعث ہیں-

خطبہ کے اختتام پر حضور انور نے قادیان میں ہونے والے عظیم الشان جلسہ اور اس کے انتظامات کے بعض کوائف بیان فرمائے کہ اس کے تمام انتظام مقامی لوگوں نے کئے ہیں اور حاضری 40 ہزار ہو چکی ہے آخری دن پچاس سے ساٹھ ہزار تک توقع ہے- گیارہ ایکڑ اراضی پر خیمہ جات لگائے گئے چار لنگر جاری ہوئے- ممتاز شخصیات شریک ہوئیں اور مقتدر شخصیات کے پیغامات ملے- حضرت اماں جان کے خاندان کے بعض افراد پہلی بار شامل ہوئے- اللہ تعالیٰ شاملین جلسہ کو حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا فیض پہنچائے- آمین

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے-

اپنے گھروں کو خوبصورت پھولوں سے سجائیں

گلشن احمد نرسری میں گلاب کی تازہ ورائٹی خوبصورت رنگوں میں دستیاب ہے- موسم سرما کے پھولوں کی پنیریاں دستیاب ہیں- شادی وغیرہ کے موقع پر ہار گلاب' گجرے' زیور سیٹ' گلاب کی پتی' گلدستے اور بوکے وغیرہ بازار سے بارعایت آرڈر پر تیار کرنے کا انتظام موجود ہے- نیز سٹیج وغیرہ کو خوبصورت پھولوں سے سجانے کیلئے بڑے بوکے بنوانے کیلئے رابطہ کریں-
گلشن احمد نرسری ربوہ فون (213306-215206)

آرکیٹیکٹس وانجینئرز کا سالانہ کنونشن

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس و انجینئرز کا سالانہ کنونشن اتوار 12 جنوری 2003ء کو صبح 8-30 سے شام 3-40 تک دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ میں ہوگا- ممبران و شائقین حضرات تشریف لا کر ممنون فرمائیں-
(چیئرمین IAAAE)

قارئین الفضل متوجہ ہوں

جو قارئین الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں تحریر ہے کہ بل ماہ دسمبر 2002ء مبلغ یکصد تیرہ روپے صرف (R.S113/=) بنتا ہے- بل کی ادائیگی جلد کر کے ممنون فرمائیں-
نوٹ: سالانہ نمبر جس کی قیمت -/50 روپے ہے بل میں شامل ہے-
(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1955ء ③

2 مئی مربی بورنیو مرزا محمد ادریس صاحب راناؤ کے دورافتادہ علاقہ میں تشریف لے گئے لیکن انہیں حکومت نے اس علاقہ سے نکل جانے کا نوٹس دے دیا۔ آئینی جدوجہد کے بعد حکومت نے یہ پابندی اٹھالی۔

3 مئی حضور نے دمشق میں پہلی دفعہ ایک شامی احمدی کا شامی خاتون کے ساتھ نکاح پڑھا۔ اور مجلس عرفان میں رونق افروز رہے۔

6 مئی حضور نے دمشق میں مختصر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

7 مئی حضور کی بیروت (لبنان) آمد۔ حضور نے بعلبک کے آثار قدیمہ دیکھے۔

8 مئی حضور کی بیروت سے بذریعہ ہوائی جہاز روانگی اور براستہ ایتھنز اور روم حضور کی جنیوا میں آمد وہاں سے بذریعہ گاڑی زیورک کے لئے روانگی۔

9 مئی حضور کی زیورک میں آمد۔

9 مئی امریکن رسالہ Life میں جماعت کی شاندار خدمات کا تذکرہ کیا گیا۔

10 مئی زیورک کے ہسپتال میں حضور کا ٹیسٹ ہوا۔

12 مئی زیورک میں ایک ہومیو پیتھک ڈاکٹر سے حضور کی ملاقات۔

12 مئی ہالینڈ میں حضرت مصلح موعود کی ہدایت پر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے دعا کے ساتھ احمدیہ بیت الذکر کے لئے کھدائی کا کام شروع کروادیا۔

19 مئی زیورک سے حضور نے جماعت کے نام بارھویں پیغام میں عید مبارک کہی۔

19 مئی حضرت مولانا نذیر احمد علی کی سیرالیون میں وفات اور تدفین آپ کو حضور نے ''کامیاب جرنیل'' کے نام سے پکارا۔ آپ نے فرمایا تھا ہماری قبریں احمدی نوجوانوں کو آوازیں دیں گی کہ اس علاقہ کو فتح کرو۔

20 مئی حضور نے زیورک سے تیرھواں پیغام روانہ فرمایا۔

20 مئی حضور نے زیورک میں 20 مئی تا 10 جون 4 خطبات جمعہ ارشاد فرمائے عنوان یہ تھا کہ سورۃ فاتحہ میں کمیونزم اور کیپٹلزم کے مقابلے کے لئے کیا گر بتائے گئے ہیں۔

20 مئی حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ہالینڈ میں احمدیہ بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا۔ حضور کی تحریک پر اس بیت الذکر کا خرچ احمدی عورتوں نے برداشت کیا۔

22 مئی حضور نے زیورک سے 14واں پیغام روانہ فرمایا۔

26 مئی ملک صلاح الدین صاحب نے قادیان سے دو ماہی رسالہ اصحاب احمد جاری کیا جو جولائی 1956ء تک شائع ہوتا رہا۔

29 مئی ربوہ میں حضور کی صحت کے لئے 29 رمضان کو درس قرآن کے آخر پر دردناک اجتماعی دعا کی گئی جس کا نظارہ حضور کو رویا میں کرایا گیا۔
حضور نے ناظر صاحب اعلیٰ ربوہ کے نام خط میں ربوہ میں بکثرت درخت لگانے کی تاکید فرمائی۔

30 مئی حضور جنیوا تشریف لے گئے۔

مجھے ربوہ کی بستی یاد آتی ہے

1948ء میں مرکز احمدیت ربوہ کی بنیاد رکھے جانے کے بعد اسی دن وہاں سیدنا حضرت مصلح موعود کے دست مبارک پر سب سے پہلے بیعتؓ کرنے کی سعادت مکرم الحاج محمد افضل خان ترکی صاحب کو حاصل ہوئی۔ ''ربوہ'' کی یادوں کے حوالہ سے کہی گئی آپ کی ایک تازہ نظم ذیل میں ہدیہ قارئین ہے:-

وفور علم سے معمور ہستی یاد آتی ہے
محبت ان کی آنکھوں سے برستی یاد آتی ہے
بڑا بے چین رکھتا ہے مجھے پہلو میں دل میرا
مری یادوں کی مجھ میں چیرہ دستی یاد آتی ہے
فضائے دہر ربوہ میں مسرت ہی مسرت تھی
وہاں پر بن پے چڑھتی تھی مستی یاد آتی ہے
عجیب انسان بستے تھے وہاں درویش صورت کے
مجھے فرقت میں ان کی اونچی ہستی یاد آتی ہے
لٹا دیتے تھے وہ مال و متاع سب راہ عقبیٰ میں
مگر دنیا میں ان کی تنگ دستی یاد آتی ہے
انہیں پھولوں سے رغبت اور خوشبو ان کی سیرت تھی
مگر کانٹوں کی تلخی ان کو ڈستی یاد آتی ہے
وہاں وحشت زدوں کا آجکل ہنگامہ طاری ہے
تشدد کی جہاں آتش برستی یاد آتی ہے
دہل جاتا ہے دل میرا اچانک بے خیالی میں
وہاں پر جب درندوں کی سی پستی یاد آتی ہے
مرے خوابوں میں اب بھی بے بسوں کی چیخ۔ آتی ہے
یا ان پر ظلم کی زنجیر کستی یاد آتی ہے
مجھے لندن میں ترکی! اور تو کچھ بھی نہیں آتی
جو آتی ہے تو بس ربوہ کی بستی یاد آتی ہے

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا سلسلہ وار خطاب

دین حق میں عورت کا مقام

دین میں عورت کی حیثیت

اب میں (دینی) تعلیم کے بعض اور پہلو آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ طبعی اور جبلی طور پر مرد اور عورت میں ایک فرق موجود ہے۔ اور (دین) نے اپنی تعلیمات میں اس فرق کو نظر انداز نہیں کیا اور جہاں بھی مرد اور عورت کے معاملہ میں تعلیم میں فرق کیا گیا ہے وہاں لازماً بلا استثناء اس فطری اور جبلی فرق کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ اس لئے اب جب کہ میں اس موضوع پر گفتگو کر رہا ہوں یہ بات بالبداہت ظاہر ہو جائے گی کہ (دینی) تعلیم عین فطرت کے مطابق ہے اور جہاں جہاں عورت کی آزادی کے علمبرداروں کو (دین) پر مردوں کی طرفداری کا اعتراض سوجھتا ہے، وہیں (دین) کی تعلیم کا حسن اور بھی زیادہ نکھرتا ہوا دکھائی دے گا۔ مرد اور عورت کی بناوٹ میں اور اس کے نتیجہ میں اس کے طرز فکر میں اور اس کے جذبات میں جو فرق ہے، اس کو (دین) کہیں نظر انداز نہیں کرتا۔ مثلاً عورت ماں بن سکتی ہے، مرد ماں نہیں بن سکتا، سائنسدان جتنا مرضی زور لگالیں مرد مجبور ہے اور وہ ماں نہیں بن سکتا عورت مجبور ہے اور وہ باپ نہیں بن سکتی۔ وہ مشینری جو اللہ تعالیٰ نے عورت کو مہیا کی ہے جس کے ذریعے بچے پیدا ہوتے ہیں نو مہینے وہ ان کو اپنے پیٹ میں پالتی ہے اور اس کے نتیجہ میں اس بچے کے ساتھ ایک گہرا زائد تعلق ماں کا پید ہو جاتا ہے جو باپ کو نہیں۔ اور اس کی پرورش کے لئے مجبور ہے۔ عورت کے بغیر باپ وہ پرورش نہیں کر سکتا۔ اس لئے عورت کے ان معاملات میں زائد حقوق قائم ہونے چاہئیں تھے۔ اور اس پر گھر چلانے کے لئے روپیہ کمانے کی ذمہ داری نہ ہوتی تا کہ وہ آسانی کے ساتھ گھر کی ذمہ داریاں ادا کر سکتی جن ذمہ داریوں میں سے ایک خاوند کی سہولتوں کا بھی ہر قسم کا خیال رکھنا شامل ہے۔ ان حقوق کو آج کل پابندیاں قرار دیا جا رہا ہے حالانکہ یہ پابندیاں نہیں بلکہ آزادیاں ہیں۔

پس ان تمام امور میں جن میں عورت مرد سے اپنی جنسی بناوٹ کا اختلاف رکھتی ہے (دین) میں اس کو وہ تمام حقوق دئے گئے ہیں جو اس کی خصوصی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً گھر کی دیکھ بھال کے لئے اس کو مکمل طور پر آزادی دینے کی خاطر اس پر کوئی پابندی نہیں کہ وہ پانچ وقت (بیت الذکر) میں جا کر نماز پڑھے۔ ہاں اگر وہ کبھی جانا چاہے تو اس کی بھی اسے آزادی حاصل ہے۔ پھر جب تک وہ حاملہ ہو یا بچے کو دودھ پلاتی ہو، اس پر روزہ رکھنا بھی فرض نہیں، اسی طرح حیض کے ایام میں عبادت کی ذمہ داری بھی اس پر سے اٹھا لی گئی ہے۔ غرض یہ کہ جہاں جہاں بھی عورت کی جسمانی ساخت کے تقاضے الگ ہیں ان کو (دین) الگ شمار کرتا ہے اور الگ پورے کرتا ہے۔ اس کے علاوہ زندگی کے ہر دوسرے شعبہ میں عورت بعینہ وہی حقوق و فرائض رکھتی ہے جو مرد کو حاصل ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی سورۃ النساء میں جو خصوصیت سے عورتوں کے حقوق اور ذمہ داریوں سے تعلق رکھتی ہے، آغاز ہی میں فرماتا ہے: (۔)

اے لوگو اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو۔ تمہیں اللہ نے نفس واحدہ سے پیدا فرمایا ہے۔ اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر ان دونوں میں سے مردوں اور عورتوں کو بکثرت پھیلا دیا۔

(سورۃ النساء آیت نمبر 2)

"نفس واحدہ" کے بہت سے مفاہیم ہیں۔ ایک ان میں سے یہ ہے کہ ہم نے تمہیں نفس واحدہ سے پیدا کیا یعنی تمہاری عزت مرد اور عورت کے لحاظ سے برابر ہے۔ تمہارے حقوق مرد اور عورت کے لحاظ سے برابر ہیں۔ تم نفس واحدہ کی پیداوار ہو اور تمہیں ایک دوسرے پر برتری حاصل نہیں۔

"نفس واحدہ" سے پیدا ہونے کا ایک دوسرا مطلب یہ ہے کہ انسانی زندگی کا آغاز ایک ایسے جاندار سے ہوا ہے جو اپنی ذات میں نہ نر تھا نہ مادہ۔ افزائش نسل کے لئے زندگی کی ایک ہی ابتدائی قسم استعمال ہوتی تھی جسے نفس واحدہ فرمایا گیا ہے یعنی وہ قسم نہ نر تھی نہ مادہ۔ پس اس پہلو سے نہ نر کو مادہ پر کوئی فوقیت حاصل ہے اور نہ مادہ کو نر پر۔

یہ تعلیم عیسائیت کی تعلیم سے کتنی مختلف ہے جو یہ کہتی ہے کہ عورت کو مرد کی پسلی سے پیدا کیا گیا ہے اور اس لئے عورت اپنی تخلیق میں مرد کی محتاج ہے۔ جہاں تک انسانیت کے آغاز کا تعلق ہے قرآن کریم اس تعلیم کو رد کرتا ہے اور یہ فرماتا ہے کہ مرد اور عورت اپنے آغاز کے لحاظ سے ایک دوسرے کے محتاج نہیں ہیں بلکہ برابر کا درجہ رکھتے ہیں کیونکہ ان کی پیدائش کا آغاز "نفس واحدہ" سے کیا گیا تھا۔ یہ سائنسی مضمون ہے جو تفصیلات کو چاہتا ہے لیکن یہاں ان تفصیلات کو بیان کرنے کا وقت نہیں ہے۔ بعد ازاں جب زندگی جوڑوں میں منقسم کی گئی یعنی نفس واحدہ سے نر بھی پیدا ہوا اور مادہ بھی۔ اس کی غرض بیان کرتے ہوئے قرآن کریم فرماتا ہے: (۔)

(سورۃ الروم آیت 22)

کہ اللہ کی آیات میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تمہیں خود ایک دوسرے سے پیدا کیا یعنی ایک دوسرے سے تمہارے لئے جوڑے پیدا کئے۔ کیوں پیدا کئے؟ اس لئے نہیں کہ ایک دوسرے پر جبر کرے یا زیادتی کرے۔ فرمایا (۔) تا کہ تم ایک دوسرے کی طرف سکینت چاہتے ہوئے جھکو اور ایک دوسرے پر تسکین کی خاطر انحصار کرو (۔) اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت کو پیدا فرمایا (۔) یقیناً اس میں ایسی قوم کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں، بہت سے نشانات ہیں۔

پس شادی بیاہ کے بعد اگر یہ مقصد پورا نہیں ہوتا یا جوڑے اس مقصد کو نظر انداز کر دیتے ہیں خواہ مردوں کا قصور ہو یا عورتوں کا، تو وہ اپنی تخلیق کے مقصد کو بھلا دیتے ہیں۔ شادی کے بعد مودت اور رحمت کا مضمون ہمیشہ پیش نظر رہنا چاہئے اور ایسا ماحول قائم کرنا چاہئے کہ مرد عورت کیلئے محبت اور رحمت کا سرچشمہ ثابت ہو اور عورت مرد کے لئے محبت اور رحمت کا سرچشمہ ثابت ہو۔

جہاں تک نظروں کے بدکنے کا تعلق ہے یا بے راہ ہونے کا تعلق ہے اور جہاں تک اپنے ساتھی کو چھوڑ کر دوسری جگہ سکینت تلاش کرنے کا تعلق ہے، (دین) جو پابندی لگاتا ہے وہ عائلی زندگی کی تقویت کی خاطر لگاتا ہے۔ وہ اس لئے لگاتا ہے کہ مرد اور عورت کے تعلقات میں ہمیشہ دائم طور پر محبت کی حفاظت کی جائے۔ اگر نظر کو بدکنے یا بے راہ روی کی اجازت دیدی جائے تو لازماً گھر کی محبت کی قربانی کے نتیجہ میں ایسا کیا جا سکتا ہے اس کے بغیر نہیں کیا جا سکتا۔ جتنی نظریں آزاد ہوں گی اتنی زیادہ آپس میں ایک دوسرے کے حقوق کو پامال کریں گی۔ اس لئے جب اس کو پابندی کہا جاتا ہے تو بالکل غلط بات ہے اصل میں یہ حفاظت کا مضمون ہے اور

بنیاد چونکہ (دین) نے عائلی معاشرہ پر رکھی ہے اس لئے عائلی اقدار کی حفاظت کے لئے یہ تعلیم دی جاتی ہے۔

اور قرآن کریم یہ حقیقت نظر انداز نہیں فرماتا کہ انسانی فطرت کے تقاضے ایسے ہیں جو بالآخر تہذیبوں کو جنسی آزادی کی طرف مائل کر دیتے ہیں۔ مذاہب سے بے راہ روی پیدا کرنے کے لئے بھی انسان کے اندر کچھ ایسے تقاضے ہیں جو آہستہ آہستہ اصل راہ سے دور لے جاتے ہیں۔ تو فرمایا کہ اس سلسلہ میں تمہیں ہم دعا سکھلاتے ہیں اگر تم دعا سے کام لو گے تو ان اقدار کی حفاظت کر سکو گے۔ اگر محض اپنی طاقت پر انحصار کیا تو تم ہرگز ان اقدار کی حفاظت نہیں کر سکو گے۔ چنانچہ مومنوں کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرمایا (۔) کہ وہ لوگ یعنی رحمٰن خدا کے بندے دعا کرتے رہتے ہیں (۔) کہ اے خدا ہمیں اپنے جوڑوں سے ہی، ایک دوسرے سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرما دے تاکہ ہمارے دلوں کو ایسی تسکین نصیب ہو کہ ہم دوسری جگہ اس تسکین کے متمنی بن کر اپنی نظروں کو آزاد نہ پھرائیں (۔) اور صرف یہی نہیں بلکہ ہم کو اپنی اولاد کی طرف سے بھی آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب فرما (۔) اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔

اس آیت میں جس عائلی زندگی کا تصور پیش فرمایا گیا ہے اس میں سب سے پہلی بات جو غور کے لائق ہے وہ یہ ہے کہ مومن کوشش ضرور کرتا ہے مگر اپنی کوشش پر انحصار نہیں کرتا اور جانتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے توفیق نصیب نہ ہو تو میں اپنی عائلی زندگی کو خوشگوار نہیں بنا سکتا۔ یہ حقیقت ہے۔ وجہ یہ ہے کہ مثالی جوڑے، ایسے جوڑے کہ جہاں طبعی تقاضوں کے طور پر ایک مرد عورت کی تسکین کا موجب ہو اور ایک عورت مرد کی تسکین کا موجب ہو، بہت ہی شاذ کے طور پر ملتے ہیں۔

ایک یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ اسی دعا میں جب اولاد کی طرف سے آنکھ کی ٹھنڈک مانگی گئی ہے تو ظاہر ہے کہ میاں بیوی کو شادی کے وقت اپنے لئے ہی نہیں بلکہ اپنی اولاد کے لئے بھی دعائیں شروع کر دینی چاہئیں۔ اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک تبھی نصیب ہو سکتی ہے جب وہ متقی ہو اور نیک اور صالح ہو۔ اسی لئے اس دعا کے آخر پر یہ الفاظ رکھ دئے گئے ہیں (۔) کہ ہمیں متقی اولاد کا امام بنانا۔ اس کا مزید فائدہ یہ پہنچتا ہے کہ ماں باپ اور ان کے بچوں کے درمیان وہ فاصلے کبھی پیدا نہیں ہوتے جن کو Generation Gap کہا جاتا ہے۔

جو بچے ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں ان کو باہر کی دنیا میں بھی ایسی دلچسپی نہیں ہوتی کہ وہ اپنے گھر کی بجائے باہر تسکین قلب ڈھونڈیں۔ سکول یا کالج وغیرہ سے وہ سیدھا گھر کو لوٹتے ہیں تاکہ اپنے ماں باپ کے سایہ تلے تسکین حاصل کریں۔ یہی قرآنی تعلیم ہے جس کو نظر انداز کرنے کے نتیجہ میں دن بدن زیادہ عائلی زندگیاں تباہ ہوتی جا رہی ہیں اور گھر ٹوٹ رہے ہیں۔ اسی طرح میاں بیوی کے آپس کے تعلقات ہی نہیں ٹوٹتے، بلکہ اولاد سے بھی ان کے تعلقات ٹوٹ جاتے ہیں اور جونہی اولاد بالغ ہوا اپنے ماں باپ سے اپنے آپ کو آزاد سمجھتی ہے اور ان کی لذتوں کے مراکز گھروں کی بجائے ناچ گھر اور شراب خانے بن جاتے ہیں یا پھر وہ آپس میں نوجوانوں کے جرائم پیشہ Gangs بنا کر گلیوں اور دوسرے گھروں کے امن کو برباد کرتے پھرتے ہیں۔

متقی سے مراد قرآنی تعریف کے مطابق یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کا خوف پیش نظر رکھتے ہوئے ہر دوسرے کے حقوق ادا کرے یہاں تک کہ دوسروں کی خاطر اپنے حقوق بھی چھوڑنے پر تیار رہے۔ پس اس پہلو سے اس دعا کا یہ مفہوم بھی بن جاتا ہے کہ اے خدا ہم تجھ سے یہ التجا کرتے ہیں کہ ہماری اولاد صرف ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک نہ بنے بلکہ تمام بنی نوع انسان کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنے، اس سے دنیا کو شر نہ پہنچے بلکہ خیر پہنچے۔

اگرچہ (مومن) مردوں کا بھی فرض ہے کہ وہ (دینی) تعلیم کا دفاع کریں مگر جہاں تک عورت کا تعلق ہے عورت اس کا بہت بہتر دفاع کر سکتی ہے۔ جب وہ اپنے خلاف (دین) کی مزعومہ زیادتیوں کا دفاع کرتی ہے تو دنیا کو اس کے دلائل نسبتاً زیادہ آسانی سے قائل کر سکتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ خود پوری طرح مطمئن ہو۔ اگر وہ خود اپنے بارہ میں (دینی) تعلیم سے مطمئن نہ ہو تو اس کے دلائل کھوکھلے اور سطحی ہوں گے۔ اس لئے ضروری ہے کہ (مومن) خواتین اپنے بارہ میں (دینی) تعلیم کا گہری نظر سے مطالعہ کریں اور اگر کچھ اعتراض ہوں تو انہیں اپنے علماء سے پوچھ کر پوری طرح دل کی تشفی کر لیں۔ جب انہیں یہ نفس مطمئنہ حاصل ہو جائے گا تو پھر ان کے دفاع میں بھی غیر معمولی اثر پیدا ہو جائے گا۔

یہ مضمون میں نے اس لئے اس نہج پر چلایا ہے کہ جہاں تک اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق عطا فرمائی ہے میں (دینی) تعلیم کے فلسفہ سے، اس کے پس منظر سے، اس کی گہرائیوں سے، اس کے ماضی سے، اس کے حال سے اور اس کے مستقبل سے آپ کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں تاکہ آپ کو اپنے سوالات کے جواب کے لئے دوسروں کا مرہون منت نہ ہونا پڑے بلکہ آپ کے سوالات کا تسلی بخش جواب میرے خطابات ہی سے آپ کو مل جائے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو کہ میں اپنے اس مقصد میں کامیاب ہو جاؤں کہ جو میری زندگی اور میرے منصب کا حقیقی مقصد ہے۔ باقی انشاءاللہ آئندہ۔ خدا حافظ۔

خطاب یکم اگست 87ء
جلسہ سالانہ مستورات برطانیہ

سورۃ النساء کی آیت نمبر 35 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

گزشتہ سال میں نے خواتین میں خطاب کے لئے (دین) اور عورت کا مضمون چنا تھا لیکن اس موضوع میں ابھی کئی پہلو تشنہ تھے کہ وقت ختم ہو گیا اس لئے میں نے گزشتہ سال یہ وعدہ کیا تھا کہ انشاءاللہ جہاں سے مضمون چھوڑا ہے وہیں سے اٹھا کر اس مضمون کو آئندہ سال مکمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ آج کے خطاب کے لئے جس آیت کا میں نے انتخاب کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس آیت کے دو ایسے پہلو ہیں جن پر اہل مغرب کو شدت سے اعتراض ہے اور جب بھی عورت کے متعلق (دین) کی تعلیم دنیا کے سامنے پیش کی جاتی ہے تو زیادہ تر اسی آیت میں مضمر ان دو پہلوؤں کو اچھالا جاتا ہے۔ اور ان دو پہلوؤں کو سامنے لا کر دنیا کے سامنے یہ تصور پیش کیا جاتا ہے کہ (دین) بہر حال عورت کے قبول کرنے کے لائق چیز نہیں کیونکہ یہ ایک ایسا مذہب ہے جس نے عورت پر ظلم کو سراہا، اس کی تائید کی اور خود ظلم کی تعلیم دی۔ کچھ پہلو اس سلسلہ میں پچھلے سال بیان ہو گئے تھے۔ اب میں بقیہ پہلوؤں کو اس آیت کریمہ کی روشنی میں آپ کے سامنے پیش کروں گا۔

پہلا حصہ جس پر اعتراض ہے وہ یہ ہے۔ (۔)

کہ مرد عورتوں پر قوام ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے بعض کو بعض پر بعض پہلوؤں سے فضیلت بخشی ہے اور اس وجہ سے بھی وہ قوام ہیں کہ وہ گھر کو چلانے میں اموال خرچ کرتے ہیں۔ (۔) پس وہ پاک دامن نیک بیبیاں جو فرماں بردار ہیں اور غیب میں اپنے خاوند کے حقوق کی حفاظت کرنے والی ہیں۔ وہ حقوق جو اللہ تعالیٰ نے ان پر عائد فرمائے۔ (۔) لیکن وہ عورتیں جن سے تم بغاوت کے آثار پاؤ اور خائف ہو کہ وہ باغیانہ سلوک کریں گی ان کے ساتھ کیا سلوک کرو۔ فرمایا (فعظوھن) تم ان کو نصیحت کرو (۔)۔ ان کو اپنے بستروں میں الگ چھوڑ دو (واضربوھن) اور ان کو مارو (۔) اگر وہ تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو پھر تمہیں ان پر ہاتھ اٹھانے کا کوئی حق نہیں ہے (۔)۔ یقیناً اللہ بہت بلند (اور) بہت بڑا ہے۔

الرجال قوامون (۔) کا ایک معنی یہ لیا جاتا ہے کہ مرد عورتوں پر حاکم بنائے گئے ہیں۔ اور (بما فضل اللّٰہ) کا ایک معنی یہ لیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہر پہلو میں عورت پر فضیلت بخشی ہے۔ چنانچہ اہل مغرب یہ اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مرد کو بنایا ہی ہر پہلو سے بہتر ہے اور اس وجہ سے وہ عورت پر حکم چلانے کا حق رکھتا ہے حالانکہ دونوں جگہ معنے غلط کئے گئے ہیں۔

مردوں کے عورتوں پر قَوّام ہونے کی حقیقی تفسیر

سب سے پہلے تو یہ لفظ قوام کو دیکھتے ہیں۔ قوام کہتے ہیں ایسی ذات کو جو اصلاح احوال کرنے والی ہو۔ جو درست کرنے والی ہو، جو ٹیڑھے پن اور کجی کو صاف سیدھا کرنے والی ہو۔ چنانچہ قوام اصلاح معاشرہ کے لئے ذمہ دار شخص کو کہا جائے گا۔

پس (قوامون) کا حقیقی معنی یہ ہے کہ عورتوں کی اصلاح معاشرہ کی اول ذمہ داری مرد پر ہوتی ہے۔ اگر عورتوں کا معاشرہ بگڑنا شروع ہو جائے، ان میں کج روی پیدا ہو جائے، ان میں ایسی آزادیوں کی رو چل پڑے جو ان کے عائلی نظام کو تباہ کرنے والی ہوں تو عورت پر دوش دینے سے پہلے مرد اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان کو نگران مقرر فرمایا تھا۔ معلوم ہوتا ہے انہوں نے اپنی بعض ذمہ داریاں اس سلسلہ میں ادا نہیں کیں (۔)

خدا تعالیٰ نے جو یہ بیان فرمایا وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہر تخلیق میں کچھ خلقی فضیلتیں ایسی رکھی ہیں جو دوسری تخلیق میں نہیں ہیں۔ اور بعض کو بعض پر فضیلت ہے۔ قوام کے لحاظ سے مرد کی ایک فضیلت کا اس میں ذکر فرمایا گیا ہے۔ ہرگز یہ مراد نہیں کہ مرد کو ہر پہلو سے عورت پر فضیلت حاصل ہے۔ کیونکہ یہ نہیں فرمایا کہ اس لئے کہ ہم نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت بخشی بلکہ فرمایا (۔) ایک عمومی اصول جاریہ کی طرف توجہ مبذول فرمائی۔ اس مضمون کی آیات قرآن مجید میں بارہا دوسری جگہ پر بھی ملتی ہیں۔ چنانچہ فرمایا کہ ہم نے بعض کو بعض پر دوسرے پہلوؤں سے فضیلت بخشی ہے۔

اس پہلو سے جب ہم لفظ قوام کو دیکھتے ہیں تو قوام میں ایک معنی طاقتور کے بھی ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ جسے صنف لطیف کہا جاتا ہے اور اہل مغرب بھی اسی طرح اس کو یاد کرتے ہیں اس میں ایک نزاکت پائی جاتی ہے اور مرد کو ایک قویٰ کی فضیلت مضبوطی کے لحاظ سے عورت پر عطا کی گئی ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو دنیا بھر میں عورتوں اور مردوں کی کھیلوں وغیرہ کے مقابلے الگ الگ نہ ہوا کریں۔ اگر برابری کا تقاضا منصفانہ ہے تو پھر مردوں کی دوڑیں عورتوں کے ساتھ ہونی چاہئیں۔ مردوں کی مکا بازی عورتوں کے ساتھ ہونی چاہئے۔ مردوں کی ہاکی ٹیم عورتوں کی ہاکی ٹیم کے مقابل پر ہونی چاہیے۔ مردوں کی کرکٹ ٹیم عورتوں کی کرکٹ ٹیم کے مقابل ہونی چاہئے۔ اسی طرح مردوں کی لمبی چھلانگ: Javelin throw اور گولے پھینکنے کے مقابلے وغیرہ وغیرہ سب اکٹھے ہونے چاہئیں۔ کیا جنسی برابری کا جدید تصور یہی تقاضا کرتا ہے؟ اگر نہیں تو لازماً انہیں ماننا پڑے گا کہ (۔) مردوں کو عورتوں پر ایک خلقی برتری حاصل ہے۔ اگر وہ قرآن کو جھٹلا رہے ہیں تو زبان سے نہ جھٹلائیں، عمل سے جھٹلا کر دکھائیں۔

ایک وجہ فضیلت یہ بیان فرمائی (۔) فضیلت جو بعض کو بعض پر دی گئی ہے ایک تو قوام کے لحاظ سے ہے جو واضح ہو گئی۔ دوسری اس لئے کہ (دین) کے اقتصادی نظام میں مرد کا فرض ہے کہ وہ گھر کی ضرورتوں کا خیال رکھے۔ اور یہ ظاہر بات ہے کہ جو روپیہ کمانے والا ہو وہ جس کی بود و باش کا ذمہ دار ہے، اس کے مقابل پر لازماً اسے ایک برتری حاصل ہو گی۔ چنانچہ مرد اور عورت کی بحث تو درکنار، وہ قومیں بھی جو اپنی اجتماعی قومی دولت کا ایک معمولی حصہ بھی غیر قوموں سے بطور امداد کے لیتی ہیں ان کے سر ان کے سامنے جھک جاتے ہیں اور امداد دینے والی قوموں کو ایک فضیلت نصیب ہو جاتی ہے۔ مغرب میں آج کل یا تو مرد اور عورت دونوں گھر چلانے کے لئے کمائی کے ذمہ دار ہیں۔ یا اگر نہیں تو پھر جس کے ہاتھ میں زیادہ دولت ہے کم دولت کمانے والا اس کا محتاج ہو جاتا ہے اور عملاً ان کو (دینی) تعلیم کا فلسفہ سمجھ آ جانا چاہئے۔

ایک زیادتی جو عموماً مغرب کی عورتوں پر کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اگر مرد اور عورت دونوں ہی کمانے والے ہوں تب بھی یہ عورت کا کام رہتا ہے کہ وہ گھر کی نگہداشت بھی کرے اور بچوں کو پالے بھی۔ یعنی اس پر کمائی کے علاوہ ایک زائد بوجھ گھر چلانے کا بھی پڑتا ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ (دین) کے اقتصادی نظام میں اگر عورت کمانا چاہے تو اس کو اجازت ہے لیکن خاوند کا یہ حق نہیں ہے کہ اس کے کمائے ہوئے مال کو لالچ کی نظر سے دیکھے اور اس عورت کی کمائی میں سے حصہ لینا اپنا حق سمجھے۔ ہاں اگر وہ خوشی سے دینا چاہے تو یہ اس کی ذاتی صوابدید پر ہے۔ اگر وہ اپنا کمایا ہوا سارے کا سارا روپیہ اپنی مرضی سے اپنے ماں باپ کو دیتی ہے، اپنے بھائیوں پر خرچ کرتی ہے یا کسی اور کار خیر میں صرف کر دیتی ہے تو ہرگز قرآن کریم کی تعلیم کی رو سے مرد کا یہ حق نہیں کہ وہ اعتراض کر سکے کہ تمہاری کمائی کہاں گئی۔ اس کے باوجود مرد کا فرض رہتا ہے کہ وہ عورت کی ذمہ داریاں بھی اٹھائے اور بچوں کی ذمہ داریاں بھی اٹھائے۔

اس پہلو سے جو فضیلت دی گئی ہے اس فضیلت کے ساتھ ذمہ داریاں تو بہت ہی زیادہ ہیں۔ اگر یہ فضیلت عورتوں کو چاہئے تو بے شک لے لیں اور دنیا کا کوئی مرد اعتراض نہیں کرے گا کہ تم گھر چلانے کی ساری ذمہ داریاں اٹھا لو اور ہمیں آزاد چھوڑ دو۔

قرآن کریم سچ فرماتا ہے کہ جس کے اوپر رزق کی ذمہ داری ہو گی اسے طبعی طور پر ایک فضیلت حاصل ہو جائے گی۔ یہ ایک واقعاتی اظہار ہے۔ اس پر کسی قسم کے اعتراض کی گنجائش موجود نہیں۔

اس کے بعد اگلے مضمون سے قبل ایک تھوڑا سا ٹکڑا آیت کا ایسا ہے جو بظاہر بات شروع کر کے نامکمل چھوڑ دیا گیا ہے۔ فرمایا (۔) (سورۃ النساء آیت نمبر 35) پس وہ نیک اعمال والی بیبیاں جو فرمانبردار بھی ہیں اور حقوق کی غیب میں حفاظت کرنے والی ہیں۔ یعنی ان حقوق کی جو اللہ تعالیٰ نے ان پر فرض کئے ہیں۔ اس بات پر آیت کا یہ حصہ ختم ہو جاتا ہے اور اس کا بظاہر کوئی نتیجہ نہیں نکالا گیا کہ جو ایسی نیک خواتین ہوں ان کے بارہ میں کیا حکم ہے اور فوراً مضمون ان عورتوں کے متعلق شروع ہو جاتا ہے جن کے بارہ میں یہ خوف ہو کہ وہ نشوز کریں گی اور تعلی سے کام لیں گی۔ قرآن کریم کا یہ خاص اسلوب ہے اور بڑا دلکش اسلوب ہے۔ جس مضمون کو بڑی شان کے ساتھ اٹھانا چاہتا ہے اور توجہ دلانا چاہتا ہے۔ بعض دفعہ اسے شروع کر کے بات بغیر ختم کئے چھوڑ دیتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ دیکھو اپنی ان بیبیوں کو دیکھو اور ان کے حقوق کی طرف توجہ کرو۔ ان کے عزت و احترام کا خیال رکھو کیونکہ یہ تو وہ سب کچھ کر رہی ہیں جو تم ان سے توقع رکھ سکتے تھے۔ یہ نہ ہو کہ یہ جو تم سے توقعات رکھتی ہیں تم انہیں پوری نہ کرو۔ اس لئے آیت کے اس ٹکڑے کو بغیر نتیجہ کے خالی چھوڑ دیا گیا کیونکہ اس کے بہت سے نتائج نکل سکتے ہیں۔ اور یہی قرآن کریم کا اسلوب ہے۔

اگلا حصہ ہے (۔) اگر تمہیں خطرہ ہو یا محسوس کرو کہ تمہارے حقوق ادا کرنے کے باوجود بعض عورتیں فساد اور دنگے سے بعض نہیں آتیں یہاں تک کہ مرد کے خلاف ہاتھ اٹھانے سے بھی گریز نہیں کرتیں۔ ایسی صورت میں کیا کرو؟ یہ نہیں فرمایا کہ وہ دنگا کرتی ہیں تو تم بھی دنگا شروع کر دو، تمہارا حق قائم ہو گیا۔ آگے دیکھیں کہ تین شرطیں آیت میں ایسی کہی گئی ہیں جن کی طرف سے ناقدین کی نظر ہی نہیں جاتی۔

اگر وہ باغیانہ رویہ میں پہل اختیار کریں اور مرد پر ہاتھ اٹھانے سے بھی باز نہ آئیں پھر مرد کو بھی چھٹی ہونی چاہئے کہ وہ جو چاہے کرے۔ لیکن قرآن کریم چھٹی نہیں دیتا بلکہ عورت کی نزاکت کے خیال سے اس کی بعض کمزوریوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے فرماتا ہے (فعظوهن) چونکہ تم طاقتور ہو، تم قوام ہو، تمہیں خدا تعالیٰ نے کئی پہلوؤں سے فضیلت بخشی ہے، حوصلہ دکھاؤ اور پہلے نصیحت کرو۔ اگر نصیحت کارگر نہ ہو تو پھر دوسرا قدم ہے (۔) ان کو اپنے بستروں میں کچھ عرصہ کے لئے الگ چھوڑ دو۔

اب بستروں میں عورتوں کو جو الگ چھوڑا جائے تو اس کے متعلق یہ وہم کر لینا کہ یکطرفہ سزا ہے، بڑی بیوقوفی ہے۔ بسا اوقات یہ ممکن ہے کہ بستر میں الگ چھوڑنے کے نتیجہ میں عورت تو امن میں آ جائے اور کہے کہ شکر ہے کہ اس خاوند سے مجھے نجات ملی۔ مگر مرد جب ازدواجی حقوق سے محروم رہ جائے تو عملاً اس کو عورت سے زیادہ سزا ملتی ہے۔

پس قرآن کریم اس تعلیم کے نتیجہ میں مرد کا غصہ ٹھنڈا کرتا ہے اور اسے صبر کرنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ اگر ان سارے ذرائع کے اختیار کرنے کے باوجود عورت میں احساس ندامت نہیں پیدا ہوتا اور وہ اسی طرح گھر میں دنگا فساد مچاتی ہے اور خاوند پر ہاتھ اٹھانے میں پہل کرتی ہے جو

نشوز میں داخل ہے ایسی صورت میں انصاف کا عام تقاضا کیا ہوگا؟ یہی کہ پھر مرد بھی اس پر کچھ تشدد کر کے اسے شرافت اختیار کرنے پر مجبور کرے۔

عورتوں کو مارنے کے متعلق جو اجازت ہے اس کو بھی بعض کڑی شرطوں کے ساتھ محدود کر دیا گیا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سزا اس طرح دو کہ عورت کے منہ پر طمانچہ نہ مارو اور اس کے جسم کے دوسرے حصوں پر بھی سزا کے نتیجہ میں داغ نہ پڑے۔ یعنی جس طرح بچوں کو نرمی سے مارا جاتا ہے، ویسے ہی مارنے میں جس حد تک نرمی کر سکو بہتر ہے۔ روزمرہ کے تجربہ سے یہ بات ثابت ہے کہ اگر بہت زور سے چٹکی بھی کاٹی جائے تو اس کا بھی نشان رہ جاتا ہے اور اگر سوٹی سے مارا جائے تو اس کے گہرے نشان باقی رہ جاتے ہیں۔ پس ان دونوں احتمالات کا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ازالہ فرما دیا۔ پھر فرمایا۔(۔) (سورۃ البقرہ آیت 234) اگر آپس میں اختلاف پیدا ہو جائے، علیحدگیوں کے مواقع پیش آئیں تو فرمایا کہ ہرگز کوئی ایسا فیصلہ نہیں دیا جائے گا جس کے نتیجہ میں والدہ کو اپنے بیٹے کے ذریعہ دکھ پہنچایا جائے (ولا مولود له بولده) نہ ہی والد کو اس کے بیٹے کے ذریعہ کوئی دکھ پہنچایا جائے۔ اور اس تعلیم میں بھی دونوں کو بالکل برابر کر دیا۔

مختلف مذاہب اور اقوام میں عورت کے متعلق تعلیم

اس کے مقابل پر ہم دیکھتے ہیں کہ دیگر قوموں میں یا دیگر مذاہب میں عورت کے متعلق کیا ذکر ملتا ہے۔

پہلی بات تو اس ضمن میں یہ پیش نظر رہنی چاہئے کہ جب بھی مغربی دنیا میں اس مضمون پر بحث اٹھتی ہے تو عموماً ایک مغالطہ آمیزی سے کام لیا جاتا ہے اور وہ مغالطہ آمیزی یہ ہے کہ مغربی تہذیب کو (دین) کے مقابل پر پیش کیا جاتا ہے۔ حالانکہ مغربی تہذیب کوئی مذہب نہیں ہے، (دین) ایک مذہب ہے۔ اگر فوقیت پیش کرنا مقصود ہے تو بائبل کی تعلیم کی قرآن کی تعلیم پر فوقیت دکھائی چاہئے۔ اور یہ جائز موازنہ ہے۔ یہودیت کی تعلیم کی فوقیت، عیسائیت کی تعلیم کی فوقیت دکھائی جائے تو یہ بحث بے تعلق نہیں ہوگی۔ لیکن اگر مذہب کے مقابل پر تہذیب کی بحثیں شروع کر دی جائیں تو یہ بالکل لاتعلق بات ہے۔ لیکن میں اس پہلو کو بھی بعد میں لوں گا۔ سردست آپ کو یہ توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جب بھی کسی غیر مذہب کا پیروکار آپ سے آپ کے سامنے (دینی) تعلیم پر حملہ آور ہو تو سب سے پہلے اس کی مذہبی کتاب سے عورت کے متعلق دی جانے والی تعلیم کا (دین) کی دی ہوئی تعلیم کے ساتھ موازنہ کریں۔

اس سے پہلے (دینی) تعلیم مختلف پہلوؤں سے کھول کر بیان کر دی گئی ہے۔ اب دیکھتے ہیں کہ دوسرے مذاہب کی مذہبی کتب اس بارہ میں کیا کہتی ہیں۔

بائبل کی تعلیم

بائبل کہتی ہے ''بیوی اپنے شوہر سے ڈرتی رہے'' (امثال 5:28.33)۔

پیدائش 3:16 میں لکھا ہے کہ ''شوہر تجھ پر حکومت کرے گا''۔

اب جو الزام (دین) پر لگا رہے تھے وہ الزام تو خود بائبل سے ثابت ہو گیا۔ اگر حکومت کرنا بری بات ہے تو پھر بائبل نے خود اس حکومت کی بنیاد ڈالی ہے۔

انجیلی تعلیم

جہاں تک انجیل کا تعلق ہے انجیل کہتی ہے:۔

''میں اجازت نہیں دیتا کہ عورت سکھائے یا مرد پر حکم چلائے بلکہ چپ چاپ رہے''۔ (1۔تیمتھس باب 1 آیت 12) جہاں تک سکھانے کا تعلق ہے اس نے اس بات کو عام کر دیا ہے۔ صرف مذہب کا معاملہ نہیں رہا۔ دنیا میں عورت کوئی بھی تعلیم نہیں دے سکتی۔ اور مرد پر حکم چلانا ہی بند نہیں کیا بلکہ بیچاری کی زبان بھی بند کر دی ''چپ چاپ رہے''۔ حکم نہ دینے تک بات رہتی تو ٹھیک تھا لیکن عورت بیچاری کو جو بولنے کا ویسے ہی شوق رکھتی ہے، اس کی زبان گنگ کر دینا یہ کہاں کا انصاف ہے؟

پھر فرمایا: ''وہ مرد کی محکوم بن کر رہے اور اس کی علامت کے طور پر اپنا سر ڈھانپے''۔ (1۔ کرنتھیوں 14:34)

اس بارہ میں یہ کہنا پڑتا ہے کہ عیسائی دنیا نے یہ تعلیم کالعدم کر دی ہے۔

ہندو مذہب کی تعلیم

جہاں تک ہندو مذہب کا تعلق ہے اس میں بیٹی کی پیدائش کو منحوس قرار دیا گیا ہے اور جس طرح عربوں میں بیٹی کو زندہ درگور کر دیا کرتے تھے اسی طرح ہندوؤں کی مذہبی کتب کے مطالعہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ سابقہ زمانوں میں ہندوؤں میں بھی یہ رواج تھا کہ اچھے خاندان کے لوگ اپنی بیٹی کو پیدائش پر مار دیا کرتے تھے۔ عورت کی شادی کے لئے اس کی اجازت کا حصول ضروری نہ تھا۔ بیوہ عورت کے ساتھ یہ سلوک تھا اور ہے کہ خواہ وہ چھوٹی عمر میں ہی بیوہ ہو گئی ہو، بیوگی کے بعد اسے شادی کی اجازت نہیں۔ اس کو سر کے بال منڈوانے ہوں گے اور ہمیشہ سفید کپڑے پہننے ہوں گے۔ آئندہ کبھی وہ رنگ دار کپڑے استعمال نہیں کر سکتی۔ کسی شادی میں شریک نہیں ہو سکتی۔ اگر ہو گی تو سہاگن کے قریب بھی نہ جائے۔ اپنا کھانا خود پکانا ہوگا، کوئی اسے کھانا پکا کر نہیں دے سکتا۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے بھیانک مظالم ہیں جو عورت پر روا رکھے جاتے ہیں اور نتیجتاً ایک ایسے ظلم کا آغاز ہوا جو ان مظالم کے نتیجہ میں ہو جانا چاہئے تھا۔ یعنی ہندو مت نے عورت کو یہ تعلیم دی کہ خاوند مر جائے تو تم بھی جل مرو۔ ہندو بیوہ کی بقیہ زندگی اتنی دردناک ہوتی ہے کہ اس سے جل مرنا ہی بہتر ہے۔

منوسمرتی جو عورت کے متعلق تعلیم دیتی ہے وہ جانوروں سے بدتر ہے۔ وہ وارث قرار نہیں پاتی۔ اور اس کے علاوہ بعض ایسی بدرسمیں ہیں جن کا یہاں ذکر کرنا بھی مناسب نہیں۔ چنانچہ اسی تعلیم سے متاثر ہو کر ہندو شاعر تلسی داس نے لکھا کہ ''شود، ڈھول، مویشی اور عورت پٹتے ہی رہیں تو ٹھیک رہتے ہیں''۔

بائیسکل ۔ نقل و حمل کا آسان ذریعہ

ہمارے ملک میں بائیسکل کو غریب سواری کہا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسی سادہ مشین ہے جس کی مدد سے پیدل چلنے کی نسبت کم وقت میں زیادہ فاصلہ طے کیا جا سکتا ہے۔ یہ سواری کم خرچ اور انتہائی مفید ہے اور اس کی دیکھ بھال بھی بہت آسان ہے۔ اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ آلودگی نہیں پھیلاتی۔ اگر آپ کے پاس بائیسکل ہے تو آپ اس پر سواری کر کے سکول آتے جاتے ہیں۔ کسی قریبی دکان سے کوئی چیز خریدنی ہو تو بائیسکل پر آنے جانے میں بہت سہولت رہتی ہے۔ جب آپ بائیسکل چلانا سیکھتے ہیں تو آپ کو سڑک پر چلنے کے آداب کا پتہ چلتا ہے جو بعد میں موٹر سائیکل اور موٹر گاڑی چلانے میں آپ کے لئے معاون ہوتے ہیں۔

بائیسکل سے بہت سے کام لئے جاتے ہیں۔ یہ نقل و حمل کا ایک سستا اور آسان ذریعہ ہے۔ اسے ورزش، کھیل اور بہت سے دیگر مقاصد کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ بائیسکل کو ایجاد کے بعد جو قبول عام حاصل ہوا تو اسے ''فولادی گھوڑا'' کہا جانے لگا۔ آج یہ نقل و حمل کا ایک بہت ہی عام اور اہم ذریعہ ہے۔ بہت سے ممالک میں شاہراہوں کے ساتھ بائیسکل چلانے والوں کے لئے بھی سڑکیں بنی ہوتی ہیں۔ بائیسکل کو ایک اہم سواری کی حیثیت سے بھرپور اہمیت کئی سالوں بعد حاصل ہوئی کیونکہ یہ صرف ایک ہی دن میں مکمل ایجاد نہیں ہو گئی تھی۔ دور جدید کے بہت سے آلات کی طرح بائیسکل بھی ترقی کے مدارج طے کر کے اپنی جدید حالت کو پہنچی۔

(ایجادات اور دریافتیں صفحہ 95)

رپورٹ: ناصر پاشا صاحب

"الحافظون" کی دوسری سالانہ تقریب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشاد فرمودہ 7 رمئی 2000ء کے تحت ستمبر 2000ء میں برطانیہ میں احمدی بچوں اور بچیوں کو قرآن مجید حفظ کروانے کے لئے ایک کلاس کا آغاز کیا گیا تھا جس کا نام "الحافظون" رکھا گیا تھا۔ اس کلاس کی دوسری سالانہ تقریب بتاریخ 29 ستمبر 2002ء بروز اتوار بیت الفتوح مورڈن میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم نواب منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ تھے۔

تقریب کا آغاز مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر یو۔کے۔ کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم و ترجمہ سے ہوا۔ اس کے بعد الحافظون کے چھوٹے بچوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی نظم

"نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا"

ترنم سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں کلاس کے سینئر اور جونیئر بچوں کے درمیان حفظ قرآن کا ایک دلچسپ مقابلہ ہوا جس کے لئے نصاب 29واں پارہ تھا۔

مکرم حافظ فضل ربی صاحب انچارج الحافظون نے سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ دو سال قبل جب اس کلاس کا آغاز کیا گیا تھا تو شریک ہونے والے بچوں نے قرآن مجید کے حفظ کا آغاز تیسویں پارہ کی چھوٹی چھوٹی سورتوں سے کیا تھا لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی بچے اپنے سکول کی کل وقتی پڑھائی کے باوجود 60 سورتیں مکمل حفظ کر چکے ہیں جن میں قرآن مجید کی سب سے بڑی سورت "سورۃ البقرہ" (40 رکوع) اور سورۃ آل عمران (20 رکوع) بھی شامل ہیں۔

حفظ کے طریق کار کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ چونکہ برطانوی قانون کے مطابق سولہ سال سے کم عمر بچوں کے لئے سکول جانا ضروری ہے اس لئے کل وقتی حفظ کلاس کا اجراء ممکن نہیں تھا تاہم جز وقتی کلاس کا آغاز Distance Learning کے طریق پر کیا گیا جس کے مطابق بچے اپنے والدین کی نگرانی میں بتائے ہوئے طریقہ کار کے مطابق اپنے اپنے گھروں میں تیاری کرتے ہیں۔ آغاز میں بچوں کی کارکردگی کا ہفتہ وار جائزہ مقررہ وقت پر بذریعہ فون لیا جاتا تھا لیکن بعد میں جدید سہولتوں سے استفادہ کرتے ہوئے ستمبر 2001ء سے انٹرنیٹ پر اس کلاس کا آغاز کیا گیا جو اب ہفتہ میں دو بار باقاعدگی سے منعقد ہوتی ہے۔ بچے اپنے اپنے گھروں میں اپنے والدین کی نگرانی میں مقررہ وقت پر اس کلاس میں شامل ہو جاتے ہیں اور بالکل ایک کلاس کے ماحول میں سب سے پہلے نیا حفظ شدہ سبق سناتے ہیں اور پھر باری باری اپنی منزل سناتے ہیں۔ ساتھ ساتھ ان کی غلطیوں کی نشاندہی کروا کر درستی کروائی جاتی ہے۔ بچوں اور ان کے والدین کی آسانی کی خاطر پورے ماہ کا مکمل شیڈول شروع میں ہی دے دیا جاتا ہے جس سے سب کو یہ علم رہتا ہے کہ کس تاریخ کو کونسا پارہ بطور منزل سنا جائے گا۔ اس کے علاوہ ایک ماہوار کلاس بیت الفتوح مورڈن میں منعقد ہوتی ہے۔ جس کا دورانیہ قریباً چھ گھنٹے ہے۔ اس میں برطانیہ میں مقیم تمام بچے اپنے والدین کے ہمراہ شامل ہوتے ہیں تاہم جرمنی سے تعلق رکھنے والے ایک طالب علم کے لئے سہولت رکھی گئی ہے کہ وہ ہر تین ماہ بعد ماہانہ کلاس میں شامل ہو جایا کریں۔

مکرم حافظ صاحب نے مزید بتایا کہ انٹرنیٹ کے ذریعہ ایک سال کے دوران اب تک 86 کلاسز منعقد ہو چکی ہیں جن کا دورانیہ مجموعی طور پر 215 گھنٹے بنتا ہے۔ حفظ القرآن پروگرام میں والدین خصوصاً مائیں بھرپور تعاون کی وجہ سے شکریہ اور دعاؤں کی مستحق ہیں۔ اس ادارہ کا ایک نمایاں فائدہ یہ بھی سامنے آیا ہے کہ الحافظون کے طلبہ کے والدین خصوصاً بچوں کی مائیں، کلاس انچارج کی نگرانی میں، تعلیم القرآن کی بہترین بااعتماد ٹیچر بن رہی ہیں اور تیسواں پارہ خود بھی حفظ کر رہی ہیں۔

اس کے بعد مہمان خصوصی مکرم نواب منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ نے بچوں میں انعامات تقسیم کئے۔ آخر میں مکرم امیر صاحب یو۔کے نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے بچوں کی عمدہ کارکردگی پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ الحافظون کے تمام طلباء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریک وقف نو میں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم کے ساتھ الحافظون کے بچوں اور بچیوں کے ذہنوں کو روشن فرمائے، انہیں مکمل قرآن مجید کے حفظ کرنے، اسے قائم رکھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 29 نومبر 2002ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم نصیر احمد ورک صاحب مربی سلسلہ کی والدہ محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری سلطان احمد ورک صاحب آف چک 187/E.B گگو منڈی تحصیل بورے والا ضلع وہاڑی 21 دسمبر 2002ء وفات پا گئیں۔ آپ کا جنازہ مکرم نصیر احمد ورک صاحب نے پڑھایا اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم رضوان افضل صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی سوگواران میں مرحومہ کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ احباب کرام سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

مکرم جاوید احمد صاحب جاوید مربی سلسلہ اطلاع دیتے ہیں کہ محترمہ زرینہ کوثر صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد رفیع صاحب چک نمبر 33 جنوبی سرگودھا کا نکاح ہمراہ مکرم وسیم احمد صاحب گوندل ولد مکرم غلام قادر گوندل صاحب ساکن میانوالی بنگہ ضلع سیالکوٹ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 24 دسمبر 2002ء بعد نماز ظہر بیت المبارک ربوہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے پڑھا۔ محترمہ زرینہ کوثر صاحبہ نائیجیریا کے شہید مربی سلسلہ مکرم مبشر احمد چوہدری صاحب کی ہمشیرہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کیلئے مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

حالات زندگی کیلئے تعاون کی درخواست

مکرم شیخ سلیم الدین صاحب زعیم مجلس انصار اللہ دنیاپور ضلع لودھراں تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار اپنے دادا حضرت شیخ محمد سلطان صاحب کے حالات زندگی مرتب کر رہا ہے۔ آپ کا شمار لودھراں کے ابتدائی احباب میں ہوتا ہے۔ جن کو ان کے بارہ میں کوئی واقعہ، تحریر یا تصویر اور دیگر خدمات کا علم ہو وہ براہ مہربانی خاکسار کو اس پتہ پر پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

(شیخ سلیم الدین وارڈ نمبر 14 دنیاپور ضلع لودھراں)

وقف جدید کی تنظیم جماعت کی تربیت کیلئے بڑی اہم تنظیم ہے۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

درخواست دعا

مکرم محمد افضل ملک صاحب امیر جماعت احمدیہ واہ کینٹ لکھتے ہیں۔ میری اہلیہ مکرمہ صالحہ افضل ملک صاحبہ کا دل کا بائی پاس گزشتہ سال 20 دسمبر کو AFIC راولپنڈی میں ہوا تھا۔ مگر آپریشن سو فیصد کامیاب نہ ہوا۔ اب محترم بریگیڈیئر ایم مسعود الحسن نوری صاحب کے زیر علاج ہیں۔ احباب سے موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

نکاح و تقریب رخصتانہ

مکرمہ خدیجہ بی بی صاحبہ بنت مکرم عبدالمجید صاحب کارکن وقف جدید کا نکاح ہمراہ مکرم ہدایت اللہ صاحب ابن مکرم محمد نواز صاحب طاہر آباد ربوہ بعوض حق مہر تیس ہزار روپے مورخہ 18-اکتوبر 2002ء کو بیت المبارک میں محترم مولانا بشیر احمد قمر صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن نے پڑھا۔ مورخہ 25-اکتوبر 2002ء کو تقریب رخصتانہ ہوئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

بازیافتہ بیگ

ایک عدد شولڈر بیگ جس میں استعمال شدہ کپڑے ہیں رکشہ سے گرا ہوا ملا ہے جن صاحب کا ہو دفتر صدر عمومی سے حاصل کر لیں۔ (صدر عمومی)

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
سفوف بواسیر - حب بواسیر - مرہم جدید
بواسیر خونی - بادی موکوں والی انتڑیوں کی سوزش
پیچش اور مقعد کی خارش میں نہایت مفید اور موثر ہیں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ٹنی بر مدر ٹنکچر (سپیشل)
معدہ و پیٹ کی تکالیف
تیزابیت، جلن، درد، السر، بدہضمی، گیس، قبض اور بھوک و خون کی کمی کے لئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل دوا ہے۔

پیکنگ 20ML	ٹنی بر مدر ٹنکچر (سپیشل)	ٹنی بر Q
رعائتی قیمت	100/-	50/-

نوٹ۔ اصل "ٹنی بر" خریدتے وقت شیشی اور ڈھکن پر GHP اور لیبل پر جرمن ہومیو فارمیسی (رجسٹرڈ) ربوہ کا نام دیکھ کر خریدیں۔ شکریہ
عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

منگل	31-دسمبر	زوال آفتاب	:	12-11
منگل	31-دسمبر	غروب آفتاب	:	5-16
بدھ	یکم جنوری 2003	طلوع فجر	:	5-39
بدھ	یکم جنوری 2003	طلوع آفتاب	:	7-06

سابق وزیر قانون چوہدری فاروق قتل

سرائے عالمگیر کے قریب نواحی گاؤں میں نامعلوم کار سواروں نے فائرنگ کر کے سابق صوبائی وزیر قانون چوہدری محمد فاروق ایم پی اے کو پانچ ساتھیوں سمیت قتل کردیا۔ جبکہ 5افراد شدید زخمی ہوگئے۔ چوہدری فاروق مسلم لیگ جناح کے صدر بھی تھے۔

گیس سے ہلاکتیں کوئٹہ میں ایک ہی خاندان کے 5۔افراد گیس کی وجہ سے دم گھٹ کر ہلاک ہوگئے ہیں۔ گھر کے افراد گیس کا ہیٹر جلتا ہوا چھوڑ کر سو گئے تھے اور کمرے میں آکسیجن ختم ہوگئی۔

دو بسوں میں تصادم کنجاہ کے قریب دو بسوں میں تصادم کے نتیجہ میں دو خواتین سمیت 5۔افراد جاں بحق ہوگئے۔

پہلا پاکستانی سیارہ ''پاک سیٹ ون'' زمین کی گردش کے ساتھ مطابقت رکھنے والا پہلا پاکستانی کمرشل مصنوعی سیارہ ''پاک سیٹ ون'' یکم فروری سے تجارتی بنیادوں پر نشریات کا آغاز کرے گا۔ ایران، افغانستان روس اور بعض افریقی ممالک تک نشریات جا سکیں گی۔

بھارت سے پاکستانیوں کو نکلنے کا حکم بھارت نے گیارہ ہزار سے زائد غیر قانونی طور پر مقیم پاکستانیوں کو ملک سے نکل جانے کا حکم دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ افراد بھارت کی سلامتی کیلئے خطرہ ہو سکتے ہیں۔ بھارتی حکومت نے ویزا پابندیاں سخت کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ پاکستانیوں کو 12 کی بجائے تین مقامات پر جانے کی اجازت ہوگی۔ بھارتی نائب وزیر داخلہ نے کہا کہ یہ فیصلہ سیکورٹی اقدامات کے تحت کیا گیا ہے۔

سعودی اڈے استعمال کرنے کی اجازت

امریکی محکمہ دفاع پینٹاگون نے کہا ہے کہ سعودی عرب نے عراق کے خلاف فضائی حملوں کیلئے اپنے اڈے استعمال کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ برطانوی اخبار سنڈے ایکسپریس کا کہنا ہے کہ عراق پر حملہ 21 فروری کی درمیانی شب کیا جائے گا۔ صدر صدام کا کہنا ہے کہ حالات سے بہتر انداز میں عہدہ برآ ہونگے۔

5سو ایٹمی سائنسدانوں کی فہرست عراق نے 5سو ایٹمی سائنس دانوں کی فہرست اقوام متحدہ کو دے دی ہے۔

ایٹمی آلات ایک جاپانی اخبار نے پاکستان پر الزام لگایا ہے کہ پاکستان سے ایٹمی آلات تابوت میں چھپا کر کوریا منتقل کئے گئے تھے حکومت پاکستان نے اس کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ الزام بے بنیاد ہے۔

کینیا میں حکمران جماعت کو شکست کینیا میں 45سال بعد حکمران جماعت کو شکست ہوگئی ہے۔ اپوزیشن لیڈر صدارتی الیکشن میں کامیاب ہوگیا ہے۔ اپوزیشن جماعت نے 78 اور حکمران جماعت نے 26 نشستیں حاصل کی ہیں۔

یورو کی قیمت میں اضافہ اوپن کرنسی مارکیٹ میں یورو کی قیمت میں گزشتہ ہفتے کے دوران 90 پیسے کا اضافہ ہوا۔ جس سے قیمت فروخت 60.65 روپے ہوگئی جبکہ ڈالر کی قیمت 20 پیسے کم ہوکر 58.10 روپے ہوگئی۔ پونڈ میں بھی کمی کا رجحان رہا۔

کشیدگی ختم کرانے کی یقین دہانی پاکستان نے کہا ہے کہ ایران کے صدر خاتمی نے پاک بھارت کشیدگی ختم کرانے کا یقین کرایا ہے۔ پانی و بجلی کے وفاقی وزیر آفتاب احمد خان شیرپاؤ نے کہا کہ مسئلہ کشمیر پر ایرانی صدر کے دلیرانہ موقف نے پاکستانی عوام کا دل جیت لیا ہے۔ محمد خاتمی اپنی قائدانہ صلاحیتوں اور سیاسی تدبر سے خطے میں کشیدگی ختم کرانے کیلئے اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

نظر بندی ختم کالعدم جیش محمد کے سربراہ مولوی مسعود اظہر کی نظر بندی ختم کر دی گئی ہے۔ جو پنجاب کی ایک مذہبی شخصیت کے مذاکرات کے نتیجہ میں ہوئی۔ بہاولپور میں ان کی رہائش گاہ سے پولیس ہٹالی گئی ہے۔

امریکہ کے خلاف احتجاج عراق پر ممکنہ امریکی حملے کے خلاف مجلس عمل نے 3 جنوری کو یوم احتجاج منانے کی کال دی ہے۔

اہم ترقی یافتہ ممالک کے اعداد و شمار

ملک	آبادی (ملین)	مجموعی خام آمدنی (ارب ڈالر)	فی کس آمدنی (قوت خرید کے عالمی معیار امریکی ڈالر میں)	شرح خواندگی (فی صد)	تعلیم پر خرچ (جی ڈی پی کا فی صد)	انسانی ترقی کا عالمی معیار
امریکا	272	7819	31500	99	5.3	3
جاپان	126	4599	23100	99	4.7	4
جرمنی	82	2352	22100	99	5.2	14
فرانس	58	1540	22600	99	5.4	11
برطانیہ	59	1278	21200	99	5.2	10
اٹلی	57	1207	19536	98	5.4	19
ہالینڈ	15	392	19341	99	5.9	8
ڈنمارک	5.2	173	21502	99	7.4	15
بیلجیئم	10	269.4	20852	99	5.2	5
سوئٹزرلینڈ	7.2	304	24432	99	5.2	12
آسٹریا	8.1	226	20907	99	5.8	16
آسٹریلیا	18	347	1912	98	5.5	7
برازیل	161	544.6	5500	80عورت 83مرد	4.6	79
کینیڈا	31	563	22400	99	7.6	1

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-212434, FAX: 213966

البشیرز — معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب چنوٹ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم چنوٹ 04524-214510-04942-423173

کوٹھی برائے فوری فروخت
تین بیڈ روم بمعہ ملحقہ باتھ نیچے، ایک بیڈ روم بمعہ باتھ اوپر کچن اوپر نیچے بہت بڑا ڈرائنگ روم ڈائننگ روم، ٹی وی لاؤنج اور سٹنگ روم کارپورچ صحن، لان، سٹور اور سٹڈی رقبہ ایک کنال
قیمت انتہائی کم 15/12 دارالیمن شرقی ربوہ
ڈاکٹر فہمیدہ وملک منیر احمد فون نمبر 214783 212426

نسیم جیولرز
فون دکان 212837
رہائش: 214321
23-قیراط اور 22 قیراط جیولری سپلائرز
پروپرائٹرز: میاں نسیم احمد طاہر، میاں وسیم احمد ایم بی اے
اقصیٰ روڈ ربوہ

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61

AL-FAZAL
JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH: 04524-213649

خان نیم پلیٹس
ٹاؤن شپ لاہور
فون: 5150862 5123862
نیم پلیٹس، اسٹکرز، شیلڈز معیاری سکرین پرنٹنگ، ڈیزائننگ اور کمپیوٹرائزڈ پلاسٹک فوٹو سیکورٹی کارڈز
ای میل: Knp_pk@yahoo.com

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔ صبح 9:00 بجے تا شام 5:00 بجے
وقفہ 1 بجے تا 2 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور